بے کسوں کی مدد کرنے والا ، رات بھر کا نمازی

رب سبحانہ وتعالیٰ کواپنے بندوں سے کس قدر محبت ہے کہ وہ ان کو اپنا کنبہ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ سبوح اور قدوس ہے، اسے کنبے کی ضرورت نہیں

انسانوں سے پیار ومحبت اور ضرورت مند انسانوں کی مدد کے عمل کو ہر دین اور مذہب میں تحسین کی نظر سے دیکھا جاتا ہے لیکن دین اسلام نے خدمتِ انسانیت کو بہترین اخلاق اور عظیم عبادت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یکساں صلاحیتوں اور اوصاف سے نہیں نوازا بلکہ اُن کے درمیان فرق وتفاوت رکھا ہے اور یہی فرق وتفاوت اس کائنات رنگ وبو کا حسن وجمال ہے۔ وہ رب چاہتا تو ہر ایک کو خوبصوت، مال دار، اور صحت یاب پیدا کر دیتا لیکن یہ یک رنگی تو اس کی شان خلاقی کیخلاف ہوتی اور جس امتحان کی خاطر انسان کو پیدا کیا ہے شاید اس امتحان کا مقصد بھی فوت ہو جاتا۔ اس علیم وحکیم رب نے جس کو بہت کچھ دیا ہے، اسکا بھی امتحان ہے اور جسے محروم رکھا ہے اس کا بھی امتحان ہے۔ وہ رب اس بات کو پسند کرتا ہے کہ معاشرے کے ضرورت منداور مستحق افراد کی مدد ان کے وہ بھائی بند کریں جن کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے تا کہ انسانوں کے درمیان باہمی الفت ومحبت کے رشتے بھی استوار ہوں اور دینے والوں کو اللہ کی رضا اور گناہوں کی بخشش بھی حاصل ہو۔

مسلم شریف کی روایت ہے:

"مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور وہ شخص اللہ کو زیادہ محبوب ہے جو اس کے کنبے کیلئے زیادہ مفید ہو۔"

سبحان اللہ! اس رب کو اپنے بندوں سے اس قدر محبت ہے کہ وہ ان کو اپنا کنبہ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ سبوح اور قدوس ذات ہے، اسے کسی کنبے کی ضرورت اور احتیاج ہرگز نہیں۔

انسانیت کی خدمت کے بہت سے طریقے ہیں۔ بیواؤں اور یتیموں کی مدد، مسافروں، محتاجوں اور فقرا اور مساکین سے ہمدردی، بیماروں، معذوروں، قیدیوں اور مصیبت زدگان سے تعاون یہ سب خدمت خلق کے کام ہیں۔ وسیع تر تناظر میں ان سب سے بڑھ کر انسانوں سے ہمدردی یہ ہے کہ ان کو دعوت وتبلیغ اور تعلیم وتربیت کے ذریعے دوزخ کی آگ سے بچایا جائے اور رب کی رضا اور صراط مستقیم کی طرف ان کو دعوت دی جائے لیکن اس مضمون میں ہم صرف پہلی قسم کے متعلق ہی گزارشات ضبطِ تحریر میں لائیں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لوگوں میں سے اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ وہ ہیں جو انسانوں کیلئے زیادہ نفع بخش ہوں اور اعمال میں سے اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ وہ ہیں جن سے مسلمانوں کو خوشیاں ملیں یا ان سے تکلیف دور ہو یا ان سے قرض کی ادائیگی ہو یا ان سے بھوکوں کی بھوک دور ہو، میرے نزدیک کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی سعی ایک ماہ مسجد میں اعتکاف بیٹھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور جس نے غصہ بجھایا اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کر لی اور جس نے غصہ پی لیا، اگر اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات دور کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات دور کر دے گا، اللہ تعالیٰ نے اس کا دل اتنا بھر دیا کہ وہ قیامت کے دن راضی ہو جائیگا اور جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری

کرنے چلا یہاں تک کہ وہ ضرورت پوری ہو جائے اللہ تعالیٰ اس دن اسے ثابت قدم رکھے گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے، پس بے شک بد خلقی اعمال کو اس طرح برباد کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو برباد کر دیتا ہے۔"(**صحیح الجامع**)۔

اس حدیث میں کسی ضرورت مند انسان کی حاجت کو پورا کرنے پر کتنے ہی انعامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ایک دن مجلس میں نبی رحمت ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے سوالات کئے۔آپ ﷺ نے پوچھا:

"آج کس نے جنازے میں شرکت کی؟"

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں نے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"آج کس نے بھوکے کو کھانا کھلایا؟"

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں نے۔

آپ ﷺ نے پھر سوال کیا:

"آج کس نے اللہ کی رضا کیلئے روزہ رکھا؟"

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: میں نے۔

آپ ﷺ نے ایک بار پھر پوچھا:

"آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟"

سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: میں نے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"جس آدمی میں یہ 4 باتیں جمع ہو جائیں وہ جنتی ہے۔"

صحابہ کرامؓ نیکیوں کے اس قدر حریص تھے کہ ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں رہتے تھے۔حضرت عمرؓ فرماتے ہیں:

"ایک دن میں مدینے کے مضافات میں ایک جھونپڑی کے قریب پہنچا تو اس میں ایک بڑھیا تنہا بستر پر پڑی نظر آئی اور جھونپڑی صاف ستھری اور ہر چیز قرینے سے رکھی ہوئی تھی۔ میں نے بڑھیا سے پوچھا: اماں! آپ کے یہ کام کون کرتا ہے؟ عرض کیا ایک شخص فجر سے بھی پہلے آتا ہے اور یہ سارے کام کر کے چلا جاتا ہے۔ مجھے تجسس ہوا کہ وہ کون شخص ہے۔ میں دوسرے دن صبح آیا تو وہ کام کر کے چلا گیا تھا ۔پھر آیا تو وہ گھر کی صفائی کر رہے تھے، دیکھا تو حضرت ابوبکرؓ تھے۔یہ تھے قوم کے حقیقی رہنما اور خادم۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کئی گھرانوں کی مستقل کفالت بھی کرتے تھے اور محلے میں کئی گھروں کی بکریوں کا دودھ بھی دھوتے تھے۔ خلیفہ بنے تو ایک دن محلے سے گزرتے ہوئے ایک لڑکی نے دیکھا تو کہنے لگی: ہائے! آپ تو مسلمانوں کے خلیفہ بن گئے ہیں، اب ہماری بکریوں کا دودھ کون دھوئے گا؟ آپؓ نے فرمایا: مجھے تمہاری بکریوں کا دودھ دھونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی گویا کہ میں خلیفہ ہوتے

ہوئے بھی یہ کام کروں گا۔

مومنین کی ایک اہم صفت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ یتیم کی کفالت کرنے والے کو نبی کریم ﷺ کی جنت کی رفاقت نصیب ہوگی۔ یتیموں کو دھتکارنا اور مسکین کو کھانا نہ کھلانا مشرکین کا عمل ہے جیسا کہ قرآن مجید میں جابجا اس کا ذکر آیا ہے۔ ایک حدیث میں بڑے عجیب انداز میں بھوکے، پیاسے اور بیمار کا ذکر آیا ہے۔ امام مسلم حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تُو نے میری عیادت نہیں کی، بندہ کہے گا: میرے اللہ! تُو تو رب العالمین ہے میں کیسے تیری عیادت کرتا؟ اللہ فرمائیگا: میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تُو نے اس کی عیادت نہیں کی، اگر تُو اس کی مزاج پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے کھانے کو دیا تھا لیکن میں بھوکا تھا، تُو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، بندہ کہے گا پرور دگار! تُو تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: میرا فلاں بندہ بھوکا تھا، تُو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا، اگر تُو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے پانی دیا لیکن میں پیاسا تھا، تُو نے مجھے پانی نہیں پلایا، بندہ کہے گا: تُو رب العالمین ہے، میں کیسے تجھے پانی پلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: میرا فلاں بندہ پیاسا تھا، اگر تُو اسے پانی پلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

کتنے ہی حسین پیرائے میں خدمت خلق کے کام کی عظمت کا احساس دلایا گیا ہے تاکہ ہم بھی نیکی کے ان کاموں کی طرف راغب ہوں۔ یتیموں اور بیواؤں، فقراء اور مساکین سے اللہ تعالیٰ کو کس قدر محبت ہے اور کن کن طریقوں سے اللہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ جتنی عبادات اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہیں بالخصوص روزہ، حج اور عمرہ اور شرعی قسم توڑنے کا کفارہ وغیرہ۔ ان عبادات میں کسی کمی یا کوتاہی کا ازالہ اس جیسی کسی عبادت کے بجائے فقرا و مساکین کی خدمت سے کیا جاتا ہے۔ بوڑھا شخص یا کوئی بیمار روزہ نہیں رکھ سکتا تو یہ بھی ہوسکتا تھا کہ ایک روزے کے بدلے میں کچھ نفل پڑھتا یا قرآن کی تلاوت کرتا جو خالص اللہ ہی کی عبادت ہے، اس کے کرنے کا حکم دیا جاتا لیکن ایسا نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتے ہو تو ایک روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ جماع کے ذریعے تم نے روزے جیسی عظیم عبادت کو نقصان پہنچایا تو اس کا ازالہ کسی غلام کی گردن چھڑا کر کر دیا 60 مساکین کو کھانا کھلاؤ۔ بغیر احرام کے میقات سے گزرنے والے کو ایک اضافی طواف کا حکم بھی دیا جاسکتا تھا لیکن نہیں! فرمایا: حدود اللہ کی خلاف ورزی کی ہے، اب اسکے عوض مکہ کے فقراء اور مساکین کو بکرے یا دنبے کا گوشت کھلاؤ۔ قسم کا کفارہ 10 مساکین کو کپڑے پہنانا یا کھانا کھلانا یا ایک غلام آزاد کرانا ہے۔

ضرورت مند اور مستحق کی مدد کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے مستقل روزگار فراہم کرنے میں مدد دی جائے۔ بھیک مانگنے اور سوال کرنے کی اسلام میں سخت ممانعت ہے اور اس عمل کو نبی کریم ﷺ نے ناپسند کیا ہے۔ بدقسمتی سے آج مسلمان معاشروں میں لوگوں نے بڑے پیمانے پر اس کو پیشے کے طور پر اختیار کر لیا ہے جس کی ہر سطح پر حوصلہ شکنی ہونی چاہئے اور حقیقی مستحقین کو ان کا حق بغیر طلب کئے ملنا چاہئے۔ یہ کام اصل میں تو مسلمان حکومتوں کے کرنے کا ہے لیکن ہمارے حکمرانوں کو اس طرف دھیان دینے کی فرصت ہی کہاں ہے۔ انفرادی طور پر بھی ہمیں اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں میں بڑھ چڑھ کر ضرورت مندوں کی مدد کرنی چاہیے اور اجتماعی طور پر بھی بڑے پیمانے پر خد

مت خلق کے ادارے اور تنظیمیں قائم کر کے مستحقین کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا انتظام کرنا چاہیے۔ایدھی ویلفیئر اور الخدمت فاؤنڈیشن کے طرز پر چھوٹے پیمانے پر بھی یہ کام کیا جاسکتا ہے۔نبی کریم ﷺ نبوت سے قبل معاہدۂ حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے۔ابن سعد اور ابن ہشام نے اسکا تذکرہ کیا ہے،مکہ میں کمزوروں پر ظلم ہوتا تھا اور ان کے حقوق غصب کئے جاتے تھے۔قریش کے کچھ زعما جمع ہوئے اور ایک معاہدہ طے پایا جس کے ذریعے ظلم اور انسانی حقوق کی حق تلفی کا ازالہ مقصود تھا۔نبی ﷺ اس معاہدے میں شریک ہوئے اور فرمایا:

"مجھے اس کے عوض سرخ اونٹ بھی قبول نہیں اور اسلام کے بعد بھی کسی ایسے معاہدے کیلئے مجھے دعوت دی جائے تو میں خوشی سے اس میں شریک ہوں گا۔"

خدمت خلق کا کام گناہوں کی بخشش اور رب کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی میں ایک گناہ کر بیٹھا ہوں،آپ ﷺ نے پوچھا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں،فرمایا تمہاری خالہ زندہ ہے؟اس نے کہا ہاں،تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"جاؤ خالہ کی خدمت کرو،اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔"

والدین کی خدمت تو بدرجہ اولیٰ جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔اگر ہم والدین کی خدمت اور دیکھ بھال کریں تو جنت ملے گی ان کے دل دکھائیں اور ایذا دیں تو جہنم کی سزا ملے گی۔حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے کسی نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا کہ 7 سال سے بیمار ہوں، ہر طرح کا علاج کرایا،کوئی فرق نہیں پڑتا،آپؒ نے فرمایا: جاؤ ایسی جگہ تلاش کرو جہاں لوگ پانی کی تنگی میں مبتلا ہوں،وہاں کنواں کھداؤ، مجھے امید ہے،وہاں چشمے سے پانی جاری ہو اور تمہاری بیماری ٹھیک ہو جائے۔اس نے ایسا ہی کیا اور صحت یاب ہو گیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"صدقہ سے اپنے مریضوں کا علاج کرو۔"

حضرت سعدؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میری والدہ وفات پا چکی ہیں،ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو فائدہ پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہاں اور تم پانی کا بندوبست کرو (جہاں لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو،وہاں کنواں بنادو)۔

پاکستان میں تھر اور دیگر ریگستانی علاقوں میں پانی کی شدید قلت ہے،اہل خیر حضرات اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور رب کی رضا اور جنت کو حاصل کریں۔

مسلم شریف کی روایت ہے:

ایک شخص نے راستے سے اس درخت کو کاٹ دیا جو لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف دیتا تھا،اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرمادی۔

بیمار کی عیادت اور اس کے علاج معالجے کا انتظام بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔امام ترمذیؒ نے روایت بیان کی ہے:

جو کوئی صبح کے وقت کسی بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو شام تک 70 ہزار فرشتے اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں اور شام کے وقت جاتا

ہے تو صبح تک 70 ہزار فرشتے اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت کا ایک باغ عطا کیا جاتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے:

"جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی مزاج پرسی کیلئے جاتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔"

امام ترمذیؒ نے ایک اور روایت بیان کی ہے: جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے (اسے تسلی دے) اُسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا مصیبت زدہ کو۔

نبی کریم ﷺ کے پڑوس میں ایک یہودی بیمار تھا۔ آپ ﷺ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے، عالم نزع میں تھا، آپ ﷺ نے اسے کلمہ توحید پڑھنے کی تلقین کی، اس نے قریب کھڑے باپ کو سوالیہ انداز میں دیکھا، باپ نے کہا: ابوالقاسم ﷺ کی بات مان لو، اس نے کلمہ پڑھ لیا اور اسکی روح پرواز کر گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"شکر ہے اُس رب کا جس نے اسے جہنم کی آگ سے بچا لیا۔"

خدمت انسانیت میں مسلم اور غیر مسلم میں فرق نہیں۔ ہاں مسلمان سے ہمدردی زیادہ ثواب کا باعث ہے لیکن اگر کوئی غیر مسلم بھی ہمدردی اور مدد کا مستحق ہو تو اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ وہ بھی اللہ کا بندہ ہے۔ متفق علیہ روایت ہے:

"جو کسی بیوہ یا یتیم کیلئے سعی کرے، وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو بغیر کسی وقفے کے مسلسل نماز میں کھڑا ہو یا اس روزہ دار کی طرح ہے جو کبھی روزہ نہ چھوڑتا ہو۔"